ترجمہ نگاری کے جدید رجحانات (اردو زبان کے حوالے سے)

Modern Trends in Translation (with Reference to the Urdu Language)

Dr. Muhammad Asim
Post Doc. Research Fellowship, Institute of Urdu Language & Literature, University of the Punjab, Lahore
asimrch@gmail.com
Prof. Dr. Baseera Ambreen
Director, Institute of Urdu Language & Literature, University of the Punjab, Lahore
baseera.ambreen@gmail.com

KEYWORDS

Translation Studies
Urdu Language
Machine Translation
Artificial Intelligence
Computer Assisted Translation
Translation Memory
Large Language Models
ChatGPT
Gemini

DATES

Received	**05-10-2025**
Accepted	**01-11-2025**
Published	**31-12-2025**

QR CODE

ABSTRACT

This research paper presents an overview of modern trends in translation studies, with reference to the Urdu language in the present digital era. The modern translation technologies like Computer Assisted Translation (CAT) tools have been analyzed along with the progression of Machine Translation (MT) from Rule Based to Neural systems and the dominant role of Large Language Models (LLMs) like GPT. The drawbacks of these tools have been highlighted regarding their applicability to the Urdu language due to its composite linguistic structure and cultural association. The new role of modern translator has been pointed out, equipped with requisite skills assisted by the current translation tools. The moral, legal, and social issues associated with the AI-based translation have been discussed, including status of copyright, accountability, and cultural bias. It appears that the literary translations carried out with the help of modern tools are weak in terms of communicating real essence of original text to the reader. The study suggests that translation tools can be used to prepare initial draft of a translation to be polished by applying the human intellect. The paper concludes by suggesting the hybrid human-AI model, real-time translation, and development of advanced localized translation tools.

https://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/170

تلخیص:

اس مضمون میں موجودہ ڈیجیٹل دور میں اردو کے حوالے سے ترجمہ نگاری کے جدید رجحانات کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ترجمہ کی جدید ٹیکنالوجیز بشمول کمپیوٹر کی مدد سے ترجمہ کرنے والے ٹولز، مشینی ترجمہ کا قواعد پر مبنی ترجمہ سے اعصابی نظامِ ترجمہ تک ارتقاء اور جی پی ٹی جیسے بڑے لسانی نمونوں کے غالب کردار کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اپنی مخلوط لسانی ساخت اور ثقافتی جُڑت کے باعث اردو زبان کے لئے ان ٹولز کے استعمال میں موجود خامیوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مزید براں ترجمہ نگاری کے موجودہ ٹولز اور مطلوبہ مہارتوں سے لیس جدید مترجم کے نئے کردار کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے کئے گئے ترجمہ سے متعلق اخلاقی، قانونی اور سماجی مسائل بشمول کاپی رائیٹ، احتسابی عمل اور ثقافتی تعصب جیسے مسائل بھی زیر بحث لائے گئے ہیں۔ اس تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ جدید ٹولز کی مدد سے کئے گئے ادبی تراجم متن کی اصل روح قاری تک پہنچانے کے ضمن میں کمزور واقع ہوئے ہیں۔ اس مطالعہ کے ذریعے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ترجمہ نگاری کے ٹولز کو ترجمے کا بنیادی متن بنانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے جسے بعد ازاں انسانی ذہانت کو بروئے کار لاتے ہوئے مزید نکھارا جا سکتا ہے۔ مضمون کے اختتام پر ترجمہ کے لئے انسان اور مصنوعی ذہانت پر مشتمل دوہرا نظام، فوری ترجمہ کی سہولت اور مقامی سطح پر ترجمہ کے جدید ٹولز کی تیاری کی تجویز دی گئی ہے۔

وجودِ انسانی کے ظہور کے ساتھ ہی جذبات، احساسات اور خیالات کے اظہار کے لئے سب سے پہلے جس ذریعے نے جنم لیا وہ بلاشبہ زبان ہی ہے۔ دنیا کی تمام زبانیں تہذیب و تمدن اور علم و ادب کے خزینے ایک دوسرے سے مستعار لے کر اپنے دامن کو وسیع تر کرتی رہی ہیں۔ یہ تدریجی و تعمیری عمل ترجمہ کی ہی مرہون منت موجودہ نہج تک پہنچا ہے۔ جدید دور میں ہر زبان کو اپنی بقا اور وسعت کے لئے دوسری زبانوں سے استفادہ کرنا پڑتا ہے اور یہ سلسلہ ترجمہ کی وساطت سے آگے بڑھتا رہتا ہے۔ کسی بھی زبان کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسری زبانوں میں موجود تصورات اور علم و آگہی کو ترجمہ کے ذریعے اپنے اندر جگہ دے تا کہ اس کے بولنے والے ایک آفاقی نظام کے تحت ان تمام فوائد سے بہرہ ور ہو سکیں جو ترقی یافتہ زبانیں اپنے بولنے والوں کو مسلسل عطا کر رہی ہیں۔ اردو زبان کی بات کریں تو یہ سنسکرت، عربی، فارسی اور دیگر مقامی زبانوں کا مرقع ہے جس کے باعث اس کا ادب صدیوں کی شاندار روایت کا حامل ہے۔ اردو نے اپنے آغاز سے ارتقاء تک اور موجودہ جدید دور تک دوسری زبانوں کے ادبی خزینوں کو اپنے دامن میں وسیع جگہ دی ہے جس کی وجہ سے جدید اردو، علم و ادب کے ساتھ ساتھ سائنس، معاشیات، سماجیات، کمپیوٹر اور ٹیکنالوجی کی زبان بھی بن چکی ہے۔

بیسویں صدی تک ترجمہ نگاری کو ایک انفرادی وصف کے طور پر لیا جاتا رہا ہے مگر اس صدی کے آخر سے ترجمہ کو ایک باقاعدہ علم اور فن کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس فن سے متعلق مختلف نظریات و تصورات جنم لے چکے ہیں، ترجمہ کرنے کے اصول متعین کئے جا چکے ہیں اور طریقہ کار بھی وضع کئے جا چکے ہیں، جن کے تحت معیاری اور غیر معیاری تراجم کی پرکھ کی جا سکتی ہے۔ اکیسویں صدی چونکہ ٹیکنالوجی کی صدی ہے جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی جدید ٹیکنالوجی سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ترجمہ نگاری نے بھی جدید دور کی ترقی سے بے پناہ اثر قبول کیا ہے۔ ترجمہ کے میدان میں مشینی ترجمہ (Machine Translation - MT)، کمپیوٹر کی مدد سے ترجمہ (Computer Assisted Translation - CAT) اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence - AI) نے انقلابی تبدیلیاں برپا کر دی ہیں۔ ان ذرائع کی مدد سے ترجمہ کرنے کی استعداد اور رفتار میں ناقابل یقین حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ اس صورت حال میں ترجمہ کے معیارات، اصول اور طریقہ کار یکسر تبدیل ہو کر رہ گئے ہیں۔ مائیکروسافٹ ٹرانسلیٹر ہو یا گوگل ٹرانسلیٹ، ڈیپ سیک ہو یا چیٹ جی پی ٹی و دیگر، ان پروگراموں نے ترجمہ کو ایک نئی سمت عطا کی ہے۔ یہ پروگرام وسیع پیمانے پر ڈیٹا کو مرتب کر کے محفوظ کر لیتے ہیں، اسی ڈیٹا کی بنیاد پر ترجمہ کا کام سرانجام پاتا ہے۔ انسانی دماغ کی طرح کام کرتے مصنوعی ذہانت کے یہ ٹولز انسانی مترجم کی طرح اصل کے قریب تر ترجمہ کرنے کی سعی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

اردو زبان کی بات کریں تو دیگر زبانوں کے برعکس اس کی ساخت قدرے مختلف ہے۔ تکنیکی لحاظ سے اردو ایک مرکب بلکہ مخلوط طریق سے کام کرتی ہے کیونکہ اس میں سنسکرت، عربی، فارسی اور مقامی زبانوں کے کثیر الفاظ شامل ہیں جبکہ دوسری طرف اس کی صرف و نحو کی ساخت و ماہیت اور تہذیبی و ثقافتی اثرات اسے ایک منفرد زبان کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اردو اپنی شائستگئ اظہار اور ادب آداب کے پیرائے کے باعث ایک جامع اور شائستہ زبان ہے۔ ان خصائل اور پرکشش اظہار کے طریقوں کا دوسری زبان میں ترجمہ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اردو کی ادبی چاشنی، معنویت، لفظی جادوگری اور فلسفیانی پیرایہ جدید ٹولز کی مدد سے ترجمہ کے ذریعے دوسری زبان میں منتقل ہونے سے قاصر رہتا ہے۔ اس صورت حال میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ کیا جدید دور کی ٹیکنالوجی، مشینی ترجمہ اور مصنوعی ذہانت اردو زبان کی اس وسعت کو ترجمہ کے ذریعے احسن طریق سے دوسری زبان میں قابل فہم بنا کر پیش کر سکتے ہیں۔ جان ہاچنز (John Hutchins) مشینی ترجمہ کی اس خامی کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

> "...we are not going to get MT systems that can take any text in any subject and produce unaided a good translation. Literature, philosophy, sociology, law and any other areas of interest which are highly culture-dependent are beyond the scope of MT. It is true now, and will probably always be true."
>
> ..."ہم ایسا ایم ٹی (مشین ٹرانسلیشن) سسٹم حاصل کرنے والے نہیں ہیں جو کسی بھی مضمون میں کوئی بھی متن لے سکتے ہیں اور بغیر مدد کے ایک اچھا ترجمہ پیش کر سکتے ہیں۔ ادب، فلسفہ، سماجیات، قانون اور

دلچسپی کے دیگر شعبے جو کہ ثقافت پر بہت زیادہ منحصر ہیں، ایم ٹی کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ یہ اب سچ ہے، اور شاید ہمیشہ سچ رہے گا۔" (1)

ترجمہ نگاری کے ضمن میں جدید رجحانات پر بحث سے قبل ترجمہ کے نظریات اور ان میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ ترجمہ کے روایتی نظریات موجودہ دور سے مطابقت نہیں رکھتے، خواہ وہ یوجین نائیڈا (Eugene Nida) کا کثیر جہتی برابری (Dynamic Equivalence) کا نظریہ ہو جس کے تحت کسی بھی تحریر کے لفظ بہ لفظ ترجمہ کی بجائے مفہوم اور اس کی اثر پذیری کو ہدف زبان میں منتقل کیا جاتا ہے جس سے قاری کو تحریر فطری اور پُر اثر محسوس ہوتی ہے کیونکہ وہ ثقافتی مطابقت کی بھی حامل ہوتی ہے، یا لارنس وینوٹی (Lawrence Venuti) کا ترجمہ کو مقامیت سے ہم آہنگ کرنے (Domestication) کا نظریہ ہو جس میں ترجمہ کی گئی تحریر کو قاری کے لئے آسان اور مانوس بنا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ اسے یہ احساس ہی نہ ہو کہ وہ کسی دوسری زبان سے ترجمہ کی گئی تحریر پڑھ رہا ہے، یا بیرونی زبان کے الفاظ کو برقرار رکھنے (Foreignization) کا نظریہ ہو جس کے مطابق اصل زبان کے تہذیبی و ثقافتی الفاظ، اسماء اور روایات کو ترجمہ میں برقرار رکھا جاتا ہے تاکہ یہ احساس غالب رہے کہ کسی دوسری تہذیب یا زبان سے متعلق تحریر کو پڑھا جا رہا ہے۔

روایتی نظریاتِ ترجمہ میں پیٹر نیومارک (Peter Newmark) کے نظریات کا ذکر بھی بے جا نہ ہوگا جن میں معنوی ترجمہ (Semantic Translation) نہایت اہم ہے جس کے زیرِ اثر کسی تحریر کا ترجمہ کرتے وقت اصل زبان کے جملوں کی ساخت، الفاظ و محاورات کے ساتھ ساتھ مصنف کے اندازِ تحریر کو ترجمہ میں برقرار رکھا جاتا ہے، یہ ترجمہ لفظی ترجمہ کی ذیل میں آتا ہے۔ اسے خالص ترجمہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس میں مترجم کا مقصد اصل متن کو ہدف زبان میں ہو بہو پیش کرنا ہوتا ہے۔ مترجم کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوتا کہ وہ ترجمہ کرتے وقت اصل متن سے روگردانی کر سکے۔ اس طریق ترجمہ میں الفاظ کے معانی اور گرامر کو فوقیت دی جاتی ہے تاکہ ترجمہ اصل متن کے بالکل مطابق رہے۔ انہی کا دوسرا نظریہ ابلاغی ترجمہ (Communicative Translation) کہلاتا ہے، اس کے تحت مترجم ترجمہ کرتے وقت اصل متن کو ہدف زبان کے محاورات اور تہذیب و ثقافت کے مطابق ترجمہ کے قالب میں ڈھالتا ہے تاکہ تحریر کا تاثر مکمل طور پر قاری تک منتقل ہو سکے۔ اس طریقے میں ترجمہ کرتے وقت متن کی تفہیم اور قاری تک اس کی منتقلی کو ترجیح دی جاتی ہے۔

ترجمہ نگاری کے ان روایتی نظریات کے علاوہ بھی ترجمہ کے کئی دیگر نظریات بھی وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہے ہیں جن میں ترجمے کا لسانی نظریہ، بعد از نو آبادیاتی نظریہ، تشریحی نظریہ، ثقافتی نظریہ و دیگر شامل ہیں۔ موجودہ دور میں ترجمہ اب ایک انسانی عمل کی بجائے غیر انسانی یا مشینی عمل میں تبدیل ہو رہا ہے جس میں انسانی مداخلت کم سے کم رہ گئی ہے جبکہ زبانوں سے متعلق ڈیٹا بیس، کارپس، ڈیٹا پراسیسنگ اور دوسرے متعلق پروگراموں کا کردار بڑھ گیا ہے۔

ترجمہ نگاری کے جدید دور کی بات کریں تو اس کا آغاز 1950ء کی دہائی میں مشینی ترجمہ سے ہوتا ہے جسے قواعد پر مبنی مشینی ترجمہ (Rule Based Machine Translation – RBMT) کا نام دیا گیا۔ یہ انسانی ذہانت کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا تھا مگر اس میں مشین کے ذریعے دیئے گئے اصولوں کے مطابق ترجمہ کیا جاتا تھا، اس لئے اسے مصنوعی ذہانت کی پرانی شکل بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس کے تحت پہلے اصل متن کا تجزیہ کیا جاتا تھا، پھر انسان کے مقرر کردہ لسانی اصولوں اور دونوں زبان کی لغات استعمال کرتے ہوئے متن کا ترجمہ کیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر حافظ صفوان محمد چوہان اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

> "قواعدی ترجمہ کار پروگرام زبان کے قواعد، قوانین اور زبانوں کے ثقافتی ماحول کو سمجھ کر اُن پر عمل کرتے ہوئے ترجمہ کرتا ہے۔ اس تکنیک میں کمپیوٹر کو فقرات کی بجائے الفاظ، اُن کے معنی اور اُن کی دیگر خصوصیات (Attributes) "سمجھائی" جاتی ہیں، اور ساتھ ہی زبان کی گرامر کے سارے قواعد اور نحو۔ ترجمے کی اِس تکنیک میں کمپیوٹر اپنی مکسوبہ ذہانت کو بروئے کار لاتا ہے جسے تکنیکی زبان میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کہتے ہیں۔ لفظوں، زبان اور قواعدِ زبان کے بارے میں ایسی معلومات کارپس (میں رکھے ڈیٹا) سے بسہولت دستیاب ہو سکتی اور اخذ کی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ قواعدی ترجمہ کار بنیادی طور پر کارپس پر انحصار کرتا ہے۔"(2)

اسی طرح ترجمہ کی یادداشت (Translation Memory – TM) میں تراجم کو ایک یادداشت کی صورت میں محفوظ کر لیا جاتا ہے اور انہیں مستقبل میں ترجمہ کرتے وقت کام میں لایا جاتا ہے، اس سے ترجمہ میں یکسانیت کا عنصر غالب رہتا ہے۔ "اس بنیاد پر کام کرنے والا مقبول ترین سافٹ ویئر ٹریڈوز (TRADOS – Translator for DOS) ہے۔ یہ پروگرام مائیکروسافٹ کی عام صارف فائلوں کو یعنی .doc, .ppt, .xls اور .rtf وغیرہ فارمیٹ اور اس کے ساتھ ساتھ XML فارمیٹ میں لکھے گئے متن کو بسہولت ترجمہ کر سکتا ہے"۔ [3]

شماریاتی مشینی ترجمہ (Statistical Machine Translation – SMT) میں مشین اپنے پاس موجود ڈیٹا کے ذخائر (Repositories) کو ماخذ متن کے پارچوں (Strings) کے ساتھ ملا کر دیکھتی ہے اور اس پارچہ کو ڈھونڈ نکالتی ہے جس پر ماخذ پارچے کا ترجمہ ہونے کا سب سے زیادہ امکان ہوتا ہے۔ یہ کام دو حصوں، ترجمے کا ماڈل (Translation Model) اور لسانی ماڈل (Language Model) کے تحت سرانجام پاتا ہے۔ ترجمے کا ماڈل متن کے ہر لفظ کے بدلے ممکنہ ترجمے کا پارچہ ڈھونڈتا ہے اور لسانی ماڈل ان پارچوں کو ہدف زبان کے قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب ترتیب دے دیتا ہے۔ اس ضمن میں بہترین ترجمہ وہ سمجھا جاتا ہے جس میں یہ دونوں امکانات زیادہ سے زیادہ ہوں۔[4] شماریاتی مشینی ترجمے کا پہلا ماڈل آئی بی ایم (IBM) نے تیار کیا جس کا نام کینڈڈ (Candide) تھا۔ گوگل نے بھی جلد ہی اپنے ترجمے کے نظام سسٹران (Systran) کو خیرباد کہہ دیا اور شماریاتی مشینی ترجمہ پر منتقل ہو گئے۔ سسٹران اب دوبارہ اسی نام سے جدید ترجمہ کے نظام کے طور پر کام کر رہا ہے۔

قواعد پر مبنی مشینی ترجمہ اور شماریاتی مشینی ترجمہ کے بعد ترجمہ کے شعبہ میں انقلابی تبدیلی اعصابی مشینی ترجمہ (Neural Machine Translation) کے آنے سے ظہور پذیر ہوئی۔ یہ نظام انسان کے دماغ یا اعصابی نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا۔ اس طریقہ میں لفظی ترجمہ کرنے کی بجائے پورے جملے کا سیاق و سباق کے حوالے سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس تکنیک کے باعث یہ ترجمہ رواں، سیاق وسباق سے ہم آہنگ اور فطری ہوتا ہے۔ اسی ماڈل کے تحت تکراری اعصابی نیٹ ورک (Recurrent Neural Network - RNN) کو ترجمہ کے لئے استعمال کیا گیا جس میں ایک ترتیب کے ساتھ ڈیٹا کو یاد رکھا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر سیاق و سباق کو مد نظر رکھتے ہوئے ترجمہ کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں طویل کم مدتی یادداشت (Long Short Term Memory - LSTM) کو ترجمہ کے لئے استعمال کیا گیا جو طویل مدت تک ڈیٹا کو محفوظ رکھ سکتا ہے اور اس یادداشت کو ترجمہ کے لئے موثر طریقے سے استعمال کرتا ہے۔

2017ء میں ٹرانسفارمر آرکیٹیکچر کے آنے سے ترجمہ کے معیار اور روانی میں بے حد بہتری آئی، اسی کی بنیاد پر مصنوعی ذہانت کی ذیل میں بڑے لسانی نمونوں (Large Language Models - LLMs) کی تخلیق ہوئی جن میں اوپن اے آئی (OpenAI) کا چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT - Generative Pre-trained Transformer)، گوگل کی طرف سے برٹ (BERT - Bidirectional Encoder Representations from Transformers)، ٹی فائیو (T5)، جیمینائی (Gemini) اور ڈیپ سیک (DeepSeek) وغیرہ شامل ہیں۔ یہ پروگرام ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ دی گئی ہدایات کے مطابق کسی بھی تحریر کو از سر نو ترتیب دے سکتے ہیں، اس کا اسلوب تبدیل کر سکتے ہیں، اس تحریر کا خلاصہ پیش کر سکتے ہیں، الغرض اس ضمن میں یہ آپ کے تقریباً تمام مطالبات پورا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ترجمہ کے حوالے سے ان پروگراموں میں گوگل ٹرانسلیٹ (Google Translate)، مائیکروسافٹ ٹرانسلیٹر، مائیکروسافٹ ٹرانسلیٹر بنگ (Microsoft Translator - Bing)، ریورسو (Reverso)، لوکلائیز (Localise) اور ڈیپ ایل (DeepL) وغیرہ زیادہ مقبول ہیں۔

مزید براں اوپن سورس (Open Source) کے تحت اوپن این ایم ٹی (OpenNMT)، ہگنگ فیس ٹرانسفارمرز (Hugging Face Transformers) اور فیئر سیق (Fairseq) جیسے ٹولز مترجم کو کثیر لسانی تراجم کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کے علاوہ جوٹ می (JotMe)، ورلڈلی اے آئی ٹرانسلیشن (Worldly AI Translation)، مائسٹرا اے آئی (Maestra AI)، فریز (Phrase) اور لِلٹ (LILT) جیسے ٹولز فوری ترجمہ کی سہولت (Real Time Translation) اور کاروباری ضروریات کو بخوبی پورا کرتے ہیں۔ یہ ٹولز آواز، متن اور تصویر سے ڈیٹا لے کر اس کا فوری ترجمہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کے ذریعے ایک زبان بولنے والے دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے افراد سے ان کی زبان سیکھے بغیر بات چیت کر سکتے ہیں کیونکہ دونوں طرف بولنے والے کو اس کی اپنی زبان میں ہی فوری ترجمہ کر کے جواب فراہم کیا جا رہا ہوتا ہے۔ مزید موزوں ٹولز میں سونیوکس لائیو

اردو ٹرانسلیشن (Soniox Live Urdu Translation)، ورلڈلی لائیو ٹرانسلیشن (Worldly Live Translation)، ٹیکٹیق (Tactiq)، کوئل بوٹ (QuillBot)، کیمب اے آئی (CAMB AI) اور لنگوانیکس (Lingvanex) شامل ہیں۔ اردو زبان میں مصنوعی ذہانت سے مستفید ہونے اور اردو زبان سیکھنے کے لئے اردو اے آئی (Urdu AI)، یس چیٹ اے آئی (YesChat AI)، پمزلیور (Pimsleur)، ٹاک پال اے آئی (Talkpal AI) اور اردو جی پی ٹی (UrduGPT) جیسے ٹولز کو استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

اردو زبان میں مقامی سطح پر تیار کئے گئے ترجمہ کے سافٹ ویئر اور مصنوعی ذہانت کے ٹولز ناپید ہیں۔ اس سلسلے میں سنٹر فار لینگوئج انجینئرنگ (CLE)، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (UET) لاہور نے اردو سے انگریزی مشینی ترجمہ کا سافٹ ویئر 2010ء میں مرتب کیا جو صرف آٹھ سے دس الفاظ پر مشتمل جملوں کی انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ اس محدود صلاحیت کے باعث یہ سافٹ ویئر زیادہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی سنٹر نے اردو کا ٹیکسٹ کارپس (Text Corpora) بھی مرتب کیا ہے جس کی بنیاد پر اردو میں جدید ترجمہ کو مزید آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ مزید براں اس سنٹر نے گوگل ٹرانسلٹریشن انجن (Google Transliteration Engine)، اردو موبائل کی بورڈ، اردو فونیٹک کی بورڈ کے ساتھ ساتھ OSS Localization کے تحت SeaMonkey Urdu Language Pack، ونڈوز کے لئے اردو انسٹالر اور اردو لوکلائزیشن اصطلاحات لغت (Urdu Localization Terminology Glossary) بھی مرتب کیں، مگر محدود وسائل کے باعث اس بنیادی نوعیت کے کام کو جاری نہ رکھا جاسکا۔

ترجمہ نگاری میں جدید ٹولز کے استعمال نے مترجم کے کردار کو بھی تبدیل کر دیا ہے۔ روایتی طور پر مترجم کے لئے اصل اور ہدف زبان دونوں میں مہارت رکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے تاکہ وہ دونوں زبانوں کے الفاظ و تراکیب کو آسانی سے ترجمے میں استعمال کر سکے۔ مولانا عبدالمجید سالک اس بارے میں یوں بیان کرتے ہیں:

> "مترجم کے لئے دونوں زبانوں سے خاص واقفیت ضروری ہے۔ نہ صرف لفظی واقفیت بلکہ انشائی استعداد ضروری ہے ورنہ اصل کی روح ترجمے میں کلّی منتقل نہ ہو سکے گی۔"(5)

جدید دور میں یہ بنیادی مہارت اب کافی نہیں رہی۔ موجودہ دور کا مترجم درحقیقت ترجمہ کا فنی و لسانی ماہر ہوتا ہے جس کا کام صرف ترجمہ کرنا نہیں بلکہ مشینی ترجمہ یا مصنوعی ذہانت کے ذریعے کئے گئے ترجمہ کو مقامی ثقافت و معاشرت سے ہم آہنگ کرنا، اسلوب کو مزید بہتر بنانا، اصطلاحات کو موزوں طریق سے استعمال کرنا، ترجمہ کے ادبی معیار کا خیال رکھنا اور اسے ہدف زبان کی ساخت اور محاورے کے مطابق ترتیب دینا ہے۔ ان تمام امور کو انجام دینے کے لئے مترجم میں مطلوبہ مہارتوں کا ہونا بے حد ضروری

ہے جن میں مشینی ترجمہ اور مصنوعی ذہانت کے ٹولز کا موثر استعمال، متن کے متعلقہ شعبے میں مہارت، ثقافتی ولسانی ادراک اور تاریخی پس منظر سے آگاہی شامل ہیں۔

ترجمہ کے جدید رجحانات محض تکنیکی اور ترجمہ سے متعلق مخصوص مہارتوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ اخلاقی، معاشرتی، ثقافتی اور قانونی معاملات تک کو زیر بحث لاتے ہیں۔ مزید براں مصنوعی ذہانت سے کی گئی تخلیق کی ملکیت کا قضیہ اور کاپی رائیٹ کے مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔ چونکہ کسی بھی تحریر کی تیاری میں بے شمار کتب و دستیاب مواد کو مصنوعی ذہانت کے ذریعے کھنگالا جاتا ہے، ایسی صورت میں متعلقہ مصنفین سے اجازت لینا ناممکنات میں سے ہے جو کاپی رائیٹ کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح ڈیٹا مرتب کرتے ہوئے مصنوعی ذہانت سے سرزد ہونے والی غلطی کس کے کھاتے میں ڈالی جائے گی اور اس کے نتیجے میں ہونے والے ممکنہ نقصانات کا کون ذمہ دار ہو گا۔ کوئی مخصوص معاشرتی یا مذہبی رجحان بھی مصنوعی ذہانت کے استعمال سے کی جانے والی تخلیق پر اثرانداز ہوتا ہے جس سے اس کے استعمال کرنے والوں پر مثبت اور منفی دونوں طرح کے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ ایک طرح کے ڈیٹا سے مختلف تخلیقات مرتب کرنے سے زبان یکسانیت کا شکار ہو جاتی ہے اور اس میں تخلیق کا عمل رک جاتا ہے جو کسی بھی زبان کے لئے زہر قاتل کا کا درجہ رکھتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کسی بھی قسم کی تخلیق کے لئے بہترین موجود مواد کو استعمال میں لاتی ہے جس سے مقامی الفاظ و محاورات اور زبان پر اثرانداز ہونے والے ثقافتی عوامل کے اثرات خطرے سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ ان خطرات سے نبرد آزما ہونے کے لئے عالمی سطح پر قواعد و ضوابط اور موثر و جامع قوانین کی تیاری اور نفاذ نہایت ضروری ہے تاکہ اس شعبہ میں مستقبل میں پیش آنے والے مسائل سے احسن طریقے سے نپٹا جاسکے۔

اردو ترجمہ کو جدید دور میں جن مزید مسائل کا سامنا ہے ان میں سب سے اہم ترجمہ کے معیار کو برقرار رکھنا ہے۔ مشینی یا مصنوعی ذہانت کے استعمال سے کیا گیا ترجمہ لفظی ترجمہ کے لئے تو معاون ثابت ہوتا ہے مگر ادبی تراجم بالخصوص شاعری کا ترجمہ کرنے کے لئے موثر نہیں ہے کیونکہ شاعری الفاظ کے تہذیبی سیاق وسباق، موزوں انتخاب واستعمال اور تشبیہہ واستعارات کا مرقع ہوتی ہے جس کے ترجمہ کے لئے انسانی تخلیقی صلاحیت اور سماجی شعور کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ "ترجمے سے متعلق مختلف نظریات اور رجحانات" کے تحت خالد مبشر اسی مسئلہ کی طرف یوں اشارہ کرتے ہیں:

> "ترجمہ نقل در نقل کا عمل ہے اور نقل میں اصل پوری طرح نہیں آسکتا۔ بالخصوص شاعری کے تعلق سے یہ مسئلہ اور پیچیدہ ہو جاتا ہے چونکہ نثر کے مقابلے میں شاعری تخلیقی اعتبار سے کئی معنوں میں مختلف ہوتی ہے،۔ مثلاً موسیقیت اور غنائیت، لفظوں کی داخلی ہم آہنگی، معنی آفرینی، علامتیں اور صنعتیں اور لفظوں کا تہذیبی سیاق وغیرہ۔ ایسی صورت میں ترجمہ نگار کی اصل شکل یہ ہوتی ہے کہ وہ بیک وقت شعر کے متذکرہ عناصر میں ہر عنصر کا کیونکر خیال رکھ سکتا ہے اور شعر کے ہزار رنگ میں سے کتنے رنگوں کو محفوظ کر سکتا ہے۔"(6)

یہ بات درست ہے کہ مشینی ترجمہ سائنس، قانون، مذہبی متون اور تکنیکی تراجم بالخصوص نثری تراجم کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اور اس سے روایتی ترجمہ پر صرف ہونے والے وقت، لاگت اور انسانی مشقت کی بھی بچت ہوتی ہے مگر یہ ادبی تراجم کے لئے موزوں نہیں ہے کیونکہ ادبی متون اپنی فکر و فلسفہ، معنویت، مقصدیت اور تخلیقی اظہار کے باعث ترجمہ کرنے کی انسانی ذہنی استعداد اور مہارت کے متقاضی ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر فاخرہ نورین مشینی ترجمے کی اس کوتاہی کا ذکر ان لفاظ میں کرتی ہیں:

> "جہاں تک ادبی ترجمے کا تعلق ہے مشینی ترجمہ مددگار نہیں ہے۔ کمپیوٹر مشین ہے اور محض Feed کئے گئے پروگرام کے مطابق کام کرتا ہے۔ تخلیقی اپج کو سمجھنے کے لیے تخلیقی یا کم از کم خودکار ذہن کی ضرورت ہے جہاں تک انسانی ذہن کی تخلیقی جست کا تعلق ہے تاریخ انسانی اور ترقی گواہ ہے کہ انسان کی طبع رسا نے کوئی میدان خالی نہیں چھوڑا۔ کوئی کمپیوٹر اس خیال کو تو بیان کر سکتا ہے جو لفظوں کی ایک مخصوص ترتیب کے نتیجے میں ظہور میں آیا مگر وہ الفاظ کی تہ داریوں میں چھپے ان رموز کو کیسے بے نقاب کر پائے گا اور یہ کیسے بتا سکے گا کہ کسی شعر میں window کو کھڑکی لکھا جائے تو تاثر بڑھے گا یا دریچہ کہنے سے بات بنے گی۔" (7)

اردو میں مشینی ترجمہ اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے ترجمہ کی ذیل میں خاطر خواہ تحقیقی اور عملی کام نہیں کیا گیا۔ قواعد پر مبنی مشینی ترجمہ کی بنیادی ضرورت کمپیوٹیشنل گرامر (Computational Grammar) کا موجود ہونا ہے تاکہ اصل وہدف زبان کی گرامر کے قوانین اور الفاظ سے متعلق معلومات کو استعمال کرتے ہوئے ترجمہ کا عمل مکمل کیا جا سکے، مگر چند بنیادی کوششوں کے باوجود اردو کی کمپیوٹیشنل گرامر نہیں بنائی جا سکی۔ [8] جدید تراجم کی سہولیات نے ایک طرف انسانی مترجمین کے لئے روزگار چھن جانے جیسے مسائل پیدا کئے ہیں تو دوسری طرف معیاری تراجم کے حصول کی راہ میں بھی رکاوٹ ڈالی ہے۔ ترجمہ کرنے کے جدید ٹولز کاپی رائیٹ اور ترجمہ کے معین اصولوں کی خلاف ورزی کے مرتکب بھی ہو رہے ہیں۔ ٹیکنالوجی اپنی جدتوں اور فوائد کے ساتھ خطرات بھی لے کر آئی ہے جس سے زبان کے فطری ارتقاء کے متاثر ہونے کا خطرہ بدرجہ اتم موجود رہتا ہے۔ اس صورت حال میں زبان یکسانیت کا شکار ہونے کا ساتھ ساتھ تخلیقی اظہار سے بھی محروم ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ زبان کی ترویج بھی ان جدید ٹولز کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے جس سے نئی نسل کا زبان کے بارے میں نقطہ نظر اور فہم بھی زوال پذیر ہوا ہے۔

اردو ترجمہ نگاری کی بہتری اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسا نظام مرتب کیا جائے جس میں اصل متون کے ڈیٹا کے ساتھ اصطلاحات کا ڈیٹا بھی محفوظ کیا جائے کیونکہ درست اصطلاحات کے بغیر معیاری ترجمہ کا تصور بھی محال ہے۔ دیگر لسانی پروگرام اور سافٹ ویئرز سے استفادہ کرتے ہوئے ترجمہ کے معیارات اور اصول مقرر کئے جائیں۔ اردو میں ترجمہ نگاری کے شعبہ میں مطلوبہ ترقی اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب تعلیمی نظام میں ترجمہ نگاری کو بنیادی اہمیت دی جائے اور اس کے مراکز قائم کئے جائیں جہاں ترجمہ نگاری کی تربیت کے ساتھ جدید ٹولز کے استعمال اور ترقی کے لئے بھی باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کام کیا جا سکے۔

موجودہ تعلیمی نصاب کو بھی ترجمہ نگاری کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے جائز استعمال کے ذریعے از سر نو ترتیب دینے کی ضرورت ہے تا کی انسانی استعداد و صلاحیت اور جدید پروگراموں کے درمیان توازن قائم رکھا جا سکے۔

ترجمہ نگاری کے شعبہ میں ترقی کے لئے مستقبل میں ترجمہ کا ایک دوہرا نظام اپنانے کی اشد ضرورت ہے جس میں انسانی ذہانت اور مصنوعی ذہانت دونوں کو بروئے کار لایا جائے۔ اسی نظام کے تحت جدید ٹولز کے استعمال سے کسی بھی متن کے ترجمہ کا ابتدائی نمونہ حاصل کر کے اسے انسانی مترجم کے ذریعے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بقول خالد محمود خان گویا کمپیوٹر کے ترجمہ میں انسانی مداخلت ناگزیر ہے۔ [9] اس طرح ترجمہ کرنے پر صرف ہونے والے وقت کی بچت ہو گی اور روایتی ترجمہ پر اُٹھنے والی لاگت میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہو گی۔ اس کے ذریعے انسانی مترجمین بھی اس نظام کا حصہ رہیں گے اور انہیں روزگار کے سلسلے میں خطرات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ مزید براں اردو کے لئے مقامی سطح پر مصنوعی ذہانت کے بہترین ماڈلز کے ساتھ ساتھ زبان سے متعلق ڈیٹا بیس کی تیاری اوران کی توسیع کے منصوبے شروع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ فوری ترجمہ کی سہولت (Real Time Translation) کے لئے بھی نئے ٹولز کی تیاری ایک اور اہم سنگِ میل ہو گا جسے عبور کرنے کے لئے پہلے سے موجود ماڈلز کو استعمال کرتے ہوئے تیز ترین اور معیاری ترجمہ کے حصول کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے موثر اقدامات کی سفارش کی جاتی ہے۔

ترجمہ نگاری کے دیگر رجحانات میں تراجم کے ذریعے دنیا کی دیگر زبانوں کے درمیان مشترکات کا فروغ، تہذیبی و ثقافتی تبادلے کے لئے سہولیات کی فراہمی اور علم و ادب کی ترویج و ترقی میں ترجمہ نگاری کے بنیادی کردار کو اجاگر کرنا شامل ہیں۔ جدید ترجمہ دنیا کی تمام زبانوں بالخصوص اردو کو ترقی دے کر باہمی ثقافتی روابط کے فروغ کے ذریعے اجتماعی قومی شناخت اور وقار کو دنیا بھر میں اجاگر کر سکتا ہے۔ ترجمہ نگاری کے جدید رجحانات جہاں اس شعبہ کی ترقی کی نوید سنا رہے ہیں وہیں انسانی فکر اور تخلیقی تنزّلی کی طرف بھی اشارہ کر رہے ہیں۔ مستقبل میں ترجمہ کے لئے جدید ٹولز کے استعمال کے ساتھ ساتھ انسانی استعداد و صلاحیت کو بروئے کار لانا بھی از حد ضروری ہے کیونکہ زبان کی ترقی کے لئے اس میں تخلیقی کام کا جاری رہنا لازم ہے ورنہ زبان یکسانیت کا شکار ہو جائے گی اور اس میں سے ادبی چاشنی، لطافت اور ثقافتی عوامل ناپید ہونا شروع ہو جائیں گے۔ جدید دور میں ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کے ذریعے ترجمہ نگاری کو ایک نئی جہت عطا کی جا سکتی ہے جس میں انسان کا بنیادی کردار موجود رہے، اور انسانی ذہانت اور مصنوعی ذہانت کے استعمال میں توازن رکھا جائے۔ ان دونوں کے اشتراک سے ترجمہ نگاری کے ساتھ ساتھ دیگر شعبہ جات میں بھی بہترین تخلیقات سامنے لائی جا سکتی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے مگر اس کے لئے اپنی لسانی و ادبی روایات اور ثقافتی شناخت کو داؤ پر لگانا بالکل درست نہیں۔

حوالہ جات

1. Hutchins, John. "Machine Translation and Computer-Based Translation Tools: What's Available and How It's Used." A New Spectrum of Translation Studies. Ed. José Maria Bravo. (Valladolid, Spain: University of Valladolid, 2004) 17. Print.
2. محمد صفدر رشید، مرتبہ، فنِ ترجمہ کاری (اسلام آباد: پورب اکادمی، 2015ء)، 336-337۔
3. محمد صفدر رشید، مرتبہ، فنِ ترجمہ کاری، 346-347۔
4. ایضاً، 347-348۔
5. عبد المجید سالک، مولانا، مذاکرہ، ترجمہ کے چند پہلو (کراچی: ماہِ نو، مارچ 1952ء)، 43-45۔
6. مشاورتی کمیٹی، مرتبہ، ترجمے کے فنی اور عملی مباحث (نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ، 2012ء)، 239۔
7. فاخرہ نورین، ڈاکٹر، ترجمہ کاری، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اردو، 2014ء)، 47۔
8. محمد صفدر رشید، مرتبہ، فنِ ترجمہ کاری، 341۔
9. خالد محمود خان، فنِ ترجمہ نگاری، اصطلاحاتِ ترجمہ (لاہور: فکشن ہاؤس، 2019ء)، 77۔

References in Roman Script

1. Hutchins, John. "Machine Translation and Computer-Based Translation Tools: What's Available and How It's Used." A New Spectrum of Translation Studies. Ed. José Maria Bravo. (Valladolid, Spain: University of Valladolid, 2004) 17. Print.
2. Muhammad Safdar Rasheed, (compiled by) Fan-e-Tarjuma Kari (Islamabad: Poorab Academy, 2015), 336-337.
3. Ibid, 346-347.
4. Ibid, 347-348.
5. Abdul Majeed Salik, Maulana, Mazakra, Tarjuma Ke Chand Pehlu (Karachi: Mah-e-Nau, March 1952), 43-45.
6. Mashawarti Committee, (compiled by) Tarjumey Ke Fanni aur Amli Mubahis (New Delhi: Jamia Millia Islamia, 2012), 239.
7. Fakhira Naureen, Dr., Tarjuma Kari (Islamabad: Idara Tahqiqat-e-Urdu, 2014), 47.
8. Muhammad Safdar Rasheed, Compiled, Fan-Tarjuma Kari, 341.
9. Khalid Mahmood Khan, Fan-e-Tarjuma Nigari, Istalahat-e-Tarjuma (Lahore: Fiction House, 2019), 77.